سورہ ممتحنہ کی آیتِ کریمہ کے بارے میں درمیانی راستہ

المحجۃ المؤتمنۃ فی اٰیۃ الممتحنۃ

۱۳۳۹ھ

تصنیف لطیف:۔

اعلٰی حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

ALAHAZRAT NETWORK

اعلٰحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

المحجّة المؤتمنة فی اٰیة المُمتحنة

۱۳۳۹

(سورۂ ممتحنہ کی آیت کریمہ کے بارے میں درمیانی راستہ)

مسئلہ ۱۸۲ مرسلہ مولوی حاکم علی صاحب بی اے حنفی نقشبندی مجددی پروفیسر سائنس اسلامیہ کالج لاہور ۱۴ صفر ۱۳۳۹ھ

اللہ تعالٰی نے ہمیں کافروں اور یہود ونصارٰی کے تولّی سے منع فرمایا ہے مگر ابوالکلام زبردستی تولّی کے معنی "معاملت" اور ترکِ موالات کو "ترکِ معاملت" (نان کوآپریشن) قرار دیتے ہیں اور یہ صریح زبردستی ہے جو اللہ تعالٰی کے کلام پاک کے ساتھ کی جارہی ہے، مذکور نے ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۰ء کی جنرل کونسل کی کمیٹی میں تشریف لاکر اطلاق یہ کردیا کہ جب تک اسلامیہ کالج لاہور کی امداد بند نہ کی جائے اور یونیورسٹی سے اس کا قطع الحاق نہ کیا جائے تب تک انگریزوں سے ترکِ موالات نہیں ہوسکتی اور اسلامیہ کالج کے لڑکوں کو فتوٰی دے دیا کہ اگر ایسا نہ ہو تو کالج چھوڑ دو، لہٰذا اس طرح سے کالج میں بے چینی پھیلادی کہ پھر پڑھائی کا سخت نقصان ہونا شروع ہوگیا، علامہ مذکور کا یہ فتوٰی غلط ہے یونیورسٹی

نقلِ خط مولوی صاحب آقائے نامدار مؤیدِ ملّتِ طاہرہ مولٰینا و بالفضل اولٰینا جناب شاہ احمد رضا خاں صاحب دام ظلّہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پشت ہذا

(باقی برصفحہ آئندہ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لاتستضیئوا بنار المشرکین[1] مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو۔

امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے معنی پوچھے گئے، فرمایا: لاتستشیروا المشرکین فی شیئ من امورکم قال الحسن وتصدیق ذٰلك فی کتاب اللہ یایھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا بطانة من دونکم لایالونکم خبالا[2] ارشاد حدیث کے یہ معنیٰ ہیں کہ مشرکوں سے اپنے کسی معاملہ میں مشورہ نہ لو، پھر فرمایا اس کی تصدیق خود کلام اللہ میں موجود ہے کہ فرمایا اے ایمان والو! غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وُہ تمھاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے۔

اقول یہ حدیث بھی اصول حنفیہ کرام پر حسن ہے، طبری کے یہاں اس کی سند یہ ہے:

حدثنا ابوکریب ویعقوب بن ابراھیم قالا حدثنا ھشیم اخبرنا العوام بن حوشب عن الازھر بن راشد عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ[3]

ابوکریب اور یعقوب بن ابراہیم نے ہمیں حدیث بیان کی اور کہا ہمیں ہشیم نے انھوں نے کہا ہمیں عوام بن حوشب نے ازہر بن راشد سے انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی (ت)

ابوکریب سے عوام بن حوشب تک سب اجلّہ مشاہیر ثقہ عدول رجال جملہ صحاح ستّہ سے ہیں اور ازہر بن راشد رجال سنن نسائی و تابعین سے ہیں ان پر کسی امام معتمد سے کوئی جرح ثابت نہیں اور

ع: اما تضعیف ابن معین فلازھر بن راشد الکاھلی لافی ھذا البصری الراوی عن انس وقد فرق بینھما ابن معین فضعف الکاھلی لاھذا کما بینه الحافظ المزی فی تھذیبه والحافظ

ع: لیکن ابن معین نے ضعیف کہا ہے تو ازہر بن راشد کاہلی کو کہا ہے اس بصری راشد کو جو انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کی بابت نہیں کہا، ابن معین نے دونوں میں فرق کرتے ہوئے کاہلی کو ضعیف کہا ہے اِس کو نہیں جیسا کہ حافظ مزی نے اپنی تہذیب

(باقی برصفحہ آئندہ)

---

[1] شعب الایمان حدیث ۹۳۷۵ دارالکتب العلمیة بیروت ۷/ ۴۰

[2] ؎ 〃 〃 〃 ۷/ ۴۰

[3] جامع البیان (تفسیر ابن جریر) زیر آیہ لاتتخذوا بطانة الخ المطبعة المیمنة مصر ۴/ ۳۸

یہ کہ اُن سے راوی صرف عوام بن حوشب ہیں جس کی بناء پر تقریب میں حسبِ اصطلاحِ محدثین مجہول کہا ہمارے نزدیک اصلاً جرح نہیں خصوصاً تابعین میں۔ مسلم الثبوت میں ہے :

لا جرح بان له راويا واحدا وهو مجهول العين[1] (ملتقطا)

یہ کوئی جرح کی بات نہیں کہ اُس سے ایک ہی شخص نے روایت کی یا اسے مجہول العین کہتے ہیں۔

فواتح الرحموت میں ہے :

وقيل لا يقبل عند المحدثين وهو تحكم[2]

اور بعض نے کہا ایسا راوی محدثین کے نزدیک مقبول نہیں اور یہ نری زبردستی ہے۔

فصول البدائع میں ہے :

العدالة فيما بين رواة الحديث هي الاصل ببركته وهو الغالب بينهم في الواقع كما نشاهده فلذا قبلنا مجهول القرون الثلثة في الرواية[3]۔

راویانِ حدیث میں حدیث کی برکت سے عدالت ہی اصل ہے اور مشاہدہ شاہد کہ واقع میں ثقہ ہونا ہی اُن میں غالب ہے اسی لئے قرون ثلٰثہ کے مجہول کی روایت ہمارے ائمہ قبول کرتے ہیں۔

بعض روایات کہ استعانت میں پیش کی جاتی ہیں اُن کا حال

فائدہ ثالثہ : بعض روایات کہ ان احادیث صحیحہ بلکہ آیات صریحہ کے مقابل پیش کی جاتی ہیں اُن میں کوئی صحیح و مفید مدعائے مخالف نہیں، محقق

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

العسقلاني في تقريبه واما قول الازدي منكر الحديث فالازدي نفسه مجروح ضعيف بشديد التعنت في الرجال معروف ثم قوله منكر الحديث جرح مبهم غير مفسر كما نصوا عليه ۱۲ منه غفرله۔

میں اور حافظ عسقلانی نے اپنی تقریب میں بیان کیا ہے لیکن ازدی کا اس کو منکر الحدیث کہنا معتبر نہیں اس لئے کہ ازدی خود مجروح، ضعیف اور رجالِ حدیث پر طعن کرنیوالا مشہور ہے پھر منکر الحدیث کہنا یہ غیر واضح، مبہم جرح ہے جیسا کہ علماءِ نقد نے تصریح کی ہے ۱۲ منہ غفرلہ (ت)

---

[1] مسلم الثبوت مسئلۃ معرف العدالۃ الشہرۃ مطبع انصاری دہلی ص ۱۹۲

[2] فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت بذیل المستصفی، مسئلہ مجہول الحال منشورات الشریف الرضی قم ایران ۲/۱۴۹

[3] فصول البدائع